قادر یار

ان کا نام قادر بخش اور تخلص قادر یار تھا - یہ سندھو جاٹ تھے اور ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں ماچھیکے کے رہنے والے تھے - انھوں نے اپنی تصنیف ''پورن بھگت'' کے آخر میں خود ذات سندھو اور موضع ماچھیکے کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ انھیں ایک کنواں انعام میں ملا تھا -

قادر یار کی پیدائش ۱۲۱۷ھ مطابق ۱۸۰۲ء میں ہوئی اور ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۸۹۲ء کو انتقال کیا - ''پنجابی زبان دا ادب نے تاریخ'' میں ان کی موت ۱۸۵۰ء کو بتائی گئی ہے جو غلط ہے - گوجرانوالہ کے قریب سے جو سڑک ایمن آباد کو جاتی ہے اسی کے راستے پر گاؤں ماچھیکے ہے جہاں ان کا کنواں اور زمین تھی اور اب یہیں پر ان کی قبر ہے -

قادر یار کی تعلیم نہایت معمولی تھی اور یہ کھیتی باڑی کرتے تھے - پنجابی زبان کے ایک پرانے شاعر حافظ مراد کی ''تصنیف نور نامہ'' (غالباً شاہ مراد کا نور نامہ) پڑھ کے انھیں شاعری کا شوق ہوا اور شعر کہنا شروع کر دیے - پھر انھوں نے 'روزہ نامہ' - 'معراج نامہ' - 'قصہ پورن بھگت' ، 'راجہ رسالو' - 'سوہنی مہینوال' اور 'وار ہری سنگھ نلوہ' تصنیف کی - ان کی ان ساری کتابوں میں سے 'قصہ' پورن بھگت' کو بہت شہرت ملی - گو 'معراج نامہ' بھی مشہور ہوا مگر 'قصہ' پورن بھگت' کہیں زیادہ نامور ہؤا -

پورن بھگت پنجاب کے روایتی راجہ سالبھان (سلوان ، سالوان ، یا سالہان) کا بیٹا تھا جس پر اس کی سوتیلی ماں رانی لوناں فریفتہ ہو گئی تھی - جب پورن بھگت نے اس کی جسمانی پیشکش کو ٹھکرا دیا تو اس

نے پورن پر اپنی عزت پر حملہ کرنے کی تہمت لگا کر اس کی آنکھیں نکلوا دیں - جسے بعد میں گورو گورکھ ناتھ نے کنوئیں سے نکال کر پھر سے صحیح سلامت کر دیا - قادر یار نے اسی قصے کو نظم کیا ہے - ان کا یہ قصہ پانچ سی حرفیوں میں ہے - رچرڈسی ٹمپل نے اپنی کتاب 'لیجنڈس آف دی پنجاب' کے دوسرے حصے میں پورن بھگت کی داستان دی ہے - ''لیجنڈس آف دی پنجاب'' کا دوسرا حصہ ۱۸۸۵ء میں شائع ہوا تھا اور ٹمپل نے یہ داستان ریاست پٹیالہ کے بعض جاٹوں سے سن کر قلمبند کی تھی اس داستان کے آخری شعروں میں قادر یار کا نام شاعر کی حیثیت سے آتا ہے مگر قادر یار کے 'پورن بھگت' اور ٹمپل کی داستان میں بڑا فرق ہے - یوں معلوم ہوتا ہے جیسے داستان سنانے والے جاٹ نے آخر میں قادر یار کے اشعار لگا دیے ہیں - میں نے 'پورن بھگت' میں سے چند بند ترجمہ کیے ہیں جو مختلف موقعوں کے ہیں -

پورن کہے یہ جان ہے اُس کی واپس کوئی نہ آئے گا
ایک ہزار برس بھی جی لے پھر بھی تو مر جائے گا
پڑھ کے خط پھر پورن بولا ناحق دھرم گنوائے گا
قادر یار بدی کرے جو ، آخر وہ پچھتائے گا

جاگ پڑیں جب بھاگ کسی کے ، آپ سبب بن جاتا ہے
قید کرا دے ، دکھ میں ڈالے، پھر وہ خوشی دکھاتا ہے
بے پروا ہے ، انت نہیں کچھ کس کی عقل میں آتا ہے
قادر یار رہے جو سچا اس کو رب مل جاتا ہے

سچے عاشق یار کی خاطر ، اپنی جان لٹاتے ہیں
دکھ جھیلیں، پھر خوشیاں دیکھیں، رب سے بخشش پاتے ہیں
ثابت قدم رہیں ، نا ہاریں ، موت کا جام پی جاتے ہیں
قادر یار اسی کے ہو کر ، اس کو شرم دلاتے ہیں

جس کو چاہے حسن وہ دے دے ، اور حسین بنائے
چاند سی صورت دیکھے نا ، ہر ہر کوئی اُسے بلائے
حسن کی خاطر عاشق مر گئے ہجر کی آگ جلائے
قادر یار نہ پروا اُن کو ، حسن جنھیں مل جائے

تن میں طاقت رہی نہ رانی ، غم کے گیت یہ گائے
بھول گئی میں ، جوگی سے نا اب کوئی پریت لگائے
بن میں گئے نہ واپس آئیں ، انھیں نہ میت بنائے
قادر یار نہ پوچھے مجھ کو ، دکھ نا کوئی بٹائے

رنگ محل پر چڑھ کے رانی ، کہے ، مرا دل توڑ گیا
شوق سے حسن کا باغ پھلا ہے پورن اس کو چھوڑ گیا
جی بھر کے نا باتیں کیں اور پریت سے منہ وہ موڑ گیا
قادر یار ہو سسی جیسے ، تھلوں میں تنہا چھوڑ گیا